اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

حالاتِ زندگی

حضرت شیخُ الفضیلت آفتابِ رِضویت ضیاءُ الملت، مقتدائے اَہلسنّت، مرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبر شریعت، شیخُ العرب والعجم، میزبان مہمانانِ مدینہ، قطب مدینہ، حضرت علامہ مولانا

ضیاءُ الدین احمد مہاجر مَدَنی قادِری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

(۱۲۹۴ھ - ۱۴۰۱ھ)

پیشکش:

مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami

حضرت شیخ الفضیلت آفتابِ رضویت ضیاء الملت، مقتدائے اہلسنّت، مرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبر شریعت، شیخ العرب والعجم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ، حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مہاجر مَدَنی قادری رَضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ولادت باسعادت :

حضرتِ سیِّدُنا قطب مدینہ کی ولادتِ باسعادت ۱۲۹۴ھ ،۱۸۷۷ء میں پاکستان کے شہر ضیاء کوٹ (دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "سیالکوٹ" کو "ضیاء الدین" کی نسبت سے "ضیاء کوٹ" کہتے ہیں) میں بمقام کلاس والا ہوئی۔ ''یا غفورُ'' سے سن ولادت نکلتا ہے۔

سلسلۂ نسب و خاندانی حالات :

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلۂ نسب حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے، گھرانے کے جد اعلیٰ شیخ قطب الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، آپ کے اجداد میں حضرت مولانا عبد الحکیم ضیاء کوٹی (سیالکوٹی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (محشّی خیالی، قطبی) بہت مشہور عالم ہوئے ہیں۔

سلسلۂ تعلیم :

ابتدائی تعلیم جدِ مکرم سے حاصل کی، پھر ضیاء کوٹ کے مشہور و متبحر عالم وعارف حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری (المتوفی ۱۳۰۷ھ) کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔اس کے بعد مرکز الاولیاء (لاہور) میں شیخ العرفا مفتیٔ اعظم حضرت علامہ غلام قادر ہاشمی چشتی نظامی بھیروی قدس سرہ (۱۲۶۵ھ تا ۱۳۲۷ھ) خطیب مسجد بیگم شاہی کی خدمت اقدس میں رہ کر اکتسابِ فیض کیا، اور دہلی میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا بالآخر پیلی بِھیت (یوپی انڈیا) میں حضرتِ علامہ مولانا وَصی احمد مُحَدِّث سُورتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۳۳۴ھ) کی خدمت میں تقریباً چار سال ان کے خرمن فیض سے خوشہ چینی کرتے رہے، درسِ نظامی کی تکمیل کی اور دَورہ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصل کی۔ زہے قسمت محسنِ ملت اعلیٰ حضرت ،امامِ اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دستِ مبارک سے سیّدی قطبِ مدینہ کی دستار بندی فرمائی۔آپ نے امامِ اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت بھی کی اور صرف ۱۸سال کی عمر میں سندِ خلافت بھی پائی۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص۷، انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۲۱۴)

؎ کلی ہیں گلستانِ غوث الوریٰ کی　　　یہ باغ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں

آپ کے ہم سبق طلباء :

پیلی بھیت میں دورانِ تعلیم آپ کے ہم سبق طلباء میں پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (المتوفی ۱۳۵۳ھ)، خلیفہ مجاز حضرت مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدر شعبۂ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ وحضرت سید خادم حسین (المتوفی ۱۹۰۲ء) بن حضرت امیر ملت پر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما اور مولانا فضل حق رحمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل تھے۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۲۱۴)

حاضریٔ مرشد :

پیلی بھیت میں قیام کے دوران آپ ہر جمعرات کو مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ اللہ القوی اور مولانا عبد الرحمٰن اعظم گڑھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ بریلی شریف میں امام احمد رضا خان محدث فاضلِ بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، رات میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے قیام ہوتا، دوسرے دن جمعۃ المبارک کی نماز ادا کرکے واپس پیلی بھیت تشریف لے آتے، کم وبیش ساڑھے تین برس یہی معمول رہا اور اسی طرح آپ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔

بیعت، خلافت و اجازت :

ان حاضریوں کے دوران حضرت شیخ العالم سیدی ومولائی ضیاء الدین احمد قادری اعلیٰ حضرت مجدد اعظم مفتی شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۳۱۴ھ میں بیعت ہو گئے اور اس ہفتہ واری حاضری میں سلوک کی منازل طے کرتے رہے اور مرشد ارشد کی نظرِ کیمیا اثر نے آپ کو اوج کمال تک پہنچا دیا۔ بالآخر ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ نے قطبِ مدینہ حضرت مدنی علیہ الرحمہ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۲۱۶)

مرید صادق :

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بھی حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ سے بھی اجازت وخلافت حاصل تھی، مولانا قاری غلام محی الدین مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ حضرت محدث سورتی نے آخری اور پہلی بار اپنے تلامذہ میں سے صرف ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ کو بیعت کیا، محدث سورتی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات ایک مرید صادق بھی پیر کی شفاعت کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

بابُ المدینہ (کراچی) تا بغداد :

سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً 24 سال کی عمر میں اپنے پیر و مرشد امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ سے رخصت ہو کر ۱۳۱۸ھ بمطابق 1900ء میں بابُ المدینہ کراچی تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہیں گزار کر حُضورِ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہ الاکرم سے خُصُوصی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے بغدادِ مُعَلّٰی حاضر ہوئے۔ وہاں تقریباً چار 4 برس تک شدتِ اِستِغراق کے سبب مجذوبی کیفیّت طاری رہی۔ عروس البلاد بغداد میں 9 برس اور کچھ ماہ قیام رہا۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص۸)

مدینہ پاک میں حاضری :

حضرت مدنی علیہ الرحمہ کو بغداد شریف میں رہتے ہوئے یہ اشتیاق پیدا ہوا کہ دیارِ رسولِ مقبول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جاؤں، چنانچہ ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۱۰ء میں سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ بغدادِ پاک سے براستہ دِمَشق (شام) بذریعۂ ریل گاڑی مدینۂ طیّبہ زادَھَا اللّٰہ شَرَفاً وَّتَعظِیماً حاضِر ہوئے۔ اور یہ حاضری سرکار بیکس وپناہ میں ایسی مقبول ہوئی کہ آپ کو ہمیشہ کے لیے ہی اپنے دامنِ کرم میں ٹھہرا لیا اور قطبِ مدینہ کے لقب پر فائز ہو کر حیاتِ ابدی پا گئے۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص۸)۔

ے گنبدِ خضرا پہ آقا جاں مِری قربان ہو — میری دیرینہ یہی حسرت شہِ اَبرار ہے

(وسائلِ بخشش ص ۱۲۲)

جب آپ مدینہ محبوبہ میں وارد ہوئے، اُن دنوں وہاں تُرکوں کی ''خدمت'' تھی اور اس زمانے میں علماءِ ومشائخِ اہلِسنّت کی بڑی عزت وتوقیر کی جاتی تھی، گویا اس وقت حجازِ مقدس اہلِ حق علماء وفضلاء اور صوفیہ ومشائخ کا مستقر تھا، یعنی مرکزِ اسلام میں وارثانِ نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمع تھے، چنانچہ آپ کو دربار سید الانبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دربارِ دُربار میں حاضری کی سعادتِ عظمیٰ کے ساتھ ساتھ وہاں کے مشائخِ کرام اور علماءِ عظام سے فیض یاب ہونے کا شرف بھی نصیب ہوا۔

مشائخِ کرام :

نیز ان مشائخِ کرام سے فیض یاب ہوتے رہے جو دربار محبوبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم میں حاضری کے لیے اطراف واکنافِ عالم سے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما میں حاضر ہوتے رہے۔ ان ایام میں

مدینہ منورہ میں ایک مشہور عارفِ کامل اور فاضلِ اجل بزرگ موجود تھے، جن کا نام نامی واسمِ گرامی حضرت شیخ احمد الشّمس القادری المالکی الشنقیطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۴۲ھ) تھا حضرت مدنی علیہ الرحمہ نے ان کی صحبتِ بابرکت میں کافی وقت گزارا، حضرت شیخ قدس سرہ آپ سے بہت خوش تھے، چنانچہ سندِ حدیث کے ساتھ ساتھ اجازت وخلافت سے بھی سرفراز فرمایا، شیخ علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی علمی وروحانی استفادہ کیا۔ (ھوالقادر سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۳۷۸-۳۸۰)۔

سات دن کا فاقہ :

حضرتِ سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب میں مدینۂ منوّرہ زادَھَااللہ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًاحاضِر ہوا تو شروع کے دنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر سات 7 دن کا فاقہ گزرا۔ ساتویں روز جب میں بھوک سے نِڈھال ہوگیا تو میرے پاس ایک پُرہیبت بُزرگ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے تین 3 مشکیزے دیئے۔ ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔ مشکیزے دیکر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیالاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد چائے کا ڈِبّا اور چینی وغیرہ لاکر مجھے دیئے اور فوراً واپَس چلے گئے۔ میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہوچکے تھے۔ قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے گمان میں وہ مدینے کے سلطان رحمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے چچاجان سیّدُ الشہدا سیِّدُ ناحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کیونکہ مدینۂ منورہ زادھااللہ شرفاو تعظیما کی ولایت انٰہی کے سپرد ہے۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص۸)

وہ عشقِ حقیقی کی لذت نہیں پاسکتا
جو رنج ومصیبت سے دوچار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش ص ۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو :

حضرتِ سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُ ناحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17 رمضان المبارک کو سیِّدُ ناحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف مناتے اور ایک روزہ سیِّدُ ناحمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پرانوار پر افطار فرماتے تھے۔

(سیدی قطبِ مدینہ، ص۸، انوارِ قطبِ مدینہ، ص۲۲۶)

پہلے کے لوگ :

جناب شکور بیگ مرزا لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت مدنی علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ حضرت! جب آپ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما تشریف لائے تو یہاں کے لوگوں کی کیا حالت تھی؟، فرمایا مرزا صاحب میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں آپ خود اس سے اندازہ کرلیں گے، حضرت مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمانے لگے کہ میرے ایک دوست یہاں آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے نذر مانی تھی، کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما کی حاضری نصیب ہوئی تو وہاں کے غرباء میں کپڑا تقسیم کروں گا، اب آپ مجھے کسی دکان سے لٹھے کے چالیس تھان دلا دیجئے تاکہ تقسیم کرسکوں، میں انہیں ساتھ لیکر اپنے ایک دوست عبد الرحمٰن مدنی کی دکان پر گیا اور ان سے کہا کہ بھائی انہیں لٹھے کے چالیس تھان درکار ہیں، یہ سن کر وہ دکاندار دوست مجھے ذرا علیحدہ لے گیا اور کہنے لگا کہ آپ جتنا کپڑا چاہتے ہیں، میرے ہاں موجود ہے مگر صبح سے میں نے بفضلِ خدا ہزار بارہ سو کما لیے ہیں، لیکن میرے مقابل کی دکان والے صاحب کے ہاں آج بکری نہیں ہوئی، اس لئے یہ کپڑا آپ ان کے ہاں سے دلا دیجئے، تاکہ ان کی کچھ بکری ہو جائے، کیونکہ وہ بال بچوں والے ہیں، حضرت مدنی علیہ الرحمہ یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ اس وقت ایسے قناعت پسند، ہمدرد اور اچھے لوگ تھے مگر آج یہ عالم ہے کہ باپ کے گاہک کو بیٹا چھینتا ہے اور بیٹے کے گاہک پر بیٹا لپکتا ہے۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص۲۲۶)۔

سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گستاخ کا انجام :

حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں : کہ جن دنوں فقیر سقیفۃ الرصاص (باب السلام) میں رہائش پذیر تھا۔ ایک دن بعد نمازِ عصر بکریوں کو گلی میں چھوڑا، ان کو برسیم دے کر ان کے پاس کھڑا تھا، کہ وہاں سے دو وہابی میرے پاس سے گزرے ایک نے اپنے ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، تمہیں خبر ہے کہ ابو حنیفہ کی موت پر سفیان نے کیا کہا تھا؟، دوسرے نے کہا مجھے تو کچھ خبر نہیں، اس پر پہلے نے کہا، سفیان نے کہا تھا اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کو ابو حنیفہ کے شر سے نجات دی۔ یہ سنتے ہی فقیر نے کہا:

لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ

اس نے امیر عبد العزیز بن ابراہیم کے پاس جا کر شکایت کی، امیر نے طلب کیا۔ فقیر "الٰہی خیر گردانی بحقِ شاہِ جیلانی" کا ورد کرتا ہوا پہنچ گیا، وہ شخص پہلے سے وہاں موجود تھا۔ امیر نے اشارہ کرتے ہوئے اسے کہا کہ تم کو

کیا شکایت ہے، وہ بولا اس شخص نے مجھے کاذب کہا اور مجھ پر لعنت کی۔ امیر نے مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا: کیا یہ سچ کہتا ہے؟۔

فقیر نے جواب میں کہا: " اگر کوئی شخص سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ زمین کو ان کے شر سے نجات دی تو تمہارے نزدیک وہ شخص کیسا ہے"۔

امیر فورا بولا: "وہ خبیث، مردود و گمراہ ہے"۔

تو میں نے کہا: "اس شخص نے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایسا ہی کہتا تھا"۔

امیر نے اس کے منہ پر تھوکتے ہوئے کہا تم تو یقیناً کذاب ہو تم پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور کہا کہ تم لوگوں کو ان کے گھروں میں بھی امن سے نہیں رہنے دیتے، مجھے قہوہ وچائے پلانے کے بعد جانے کی اجازت دی۔

(ھوالقادر سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۳۸۸)

عادات و خصائل :

حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیکر علم و عمل تھے، اپنے گھر سے نکلنے اور بغدادِ معلّٰی کے قیام اور مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما میں اقامت کے دوران جس قدر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر امتحانات پیش آئے ان پر صبر و تحمل (تَ۔ حَمْ۔ مُلْ) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا حصّہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شریف الفطرت اور کریم النفس بزرگ تھے، آپکی قربت میں انس و محبت کے دریا بہتے تھے اور سلف صالحین کی تمام خصوصیات آپ میں بدرجۂ اتم موجود تھیں آپ نہایت ہی شفیق خلیق (یعنی بااَخلاق)، آپ کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا تھا، اور ایمانی وروحانی لذت ملتی تھی، آپ خود بھی شریعت پر سختی سے پابند تھے، اور مریدین کو بھی شریعتِ مطہرہ پر ہی عمل کرنے کی ہدایت فرماتے۔ آپ کا کہنا تھا کہ طریقت اور حقیقت کی ساری منزلوں کا راز پابندئ شریعت میں پنہاں ہے، استغفار کی تاکید فرماتے، کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے اور خصوصا فرماتے کہ یہ درود شریف پڑھا کرو: "**صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ**" نماز کی پابندی کی بہت تاکید فرماتے، اکثر فرماتے کہ نماز کے بغیر کچھ نہیں ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سے ملنے کے لیے حاضر ہوا تو حضرت نے دیکھتے ہی فوراً فرمایا کہ اس کے چہرے پر نماز کا نور نہیں، پھر اس کو تلقین فرمائی کہ نماز پڑھا کرو، حضرت اکثر فرماتے کہ شریعت کے بغیر کوئی طریقت نہیں، اور ملنسار تھے آپ کی صحبتِ میں غرباء اور فقراء کو دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوتی، یہ دیکھا گیا کہ اکثر جب آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کوئی

بھی حاضر ہوتا تو مرحبا! مرحبا! کی صدا بلند فرماتے اور خوب پذیرائی فرماتے۔ چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِسنّت، بانیٔ دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میں بھی جب حاضرِ خدمت ہوتا تو کئی بار آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شیریں سُخَنی کے ساتھ "مرحبا بھائی الیاس! مرحبا بھائی الیاس!" فرما کر دل کو باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنایا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی مُتَواضع اور مُنکَسِرُ المزاج تھے۔ بانیٔ دعوت اسلامی دامت برکاتہم العالیہ مزید فرماتے ہیں: کہ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ جب آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آپ کے مریدین دعا کی درخواست پیش کرتے تو ارشاد فرماتے: "میں تو دعا گو بھی ہوں اور دعا جو بھی۔" یعنی دعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دعا کا طلبگار بھی ہوں۔

بانیٔ دعوت اسلامی کی مرشد کی بارگاہ میں حاضری:

حضرت مدنی علیہ الرحمہ کے خادم محمد حنیف قادری ضیائی بیان کرتے ہیں، کہ شوال ۱۴۰۰ھ میں امیرِ دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری ضیائی باب المدینہ کراچی سے زیارت کے لیے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما حاضر ہوئے، حضرت نے مجھے فرمایا مہمان کو چائے پلایئے، میں نے عرض کی حضرت آپ بھی چائے پیجئے حضرت نے انکار فرمایا، جب اذان ہوئی تو حضرت نے چائے طلب فرمائی تب معلوم ہوا کہ حضرت مدنی روزے سے تھے۔ (انوارِ قطبِ مدینہ، ص۲۳۹)

سادگی:

مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری تحریر فرماتے ہیں: سادگی آپ کا شعار تھا، آپ کی صورت خدا یاد اور سیرت، سیرتِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا مظہر تھی، سنت سنتِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں آپ نے بکریاں بھی پالیں ان کے دودھ سے مہمانِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت فرماتے، حجاج وزائرین کا ٹھکانہ آپ کا گھر تھا، آپ کی ذات قادری رضوی جلوہ گاہ تھی، آپ کا دولت کدہ قادری خانقاہ تھا، آپ شہرہ آفاق قادری شیخ تھے، عرب وعجم میں آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد لاکھوں ہے، آپ کا اصل مشغلہ حبّ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی دولتِ جمیل، نعتِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تھا آپ کی ہر مجلس مجلسِ نعت ہوتی اور ہر محفل یادِ خدا عزوجل ذکر رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے آباد ہوتی، اپنے شیخِ کامل امام البریلوی قدس سرہ کے مجموعہ نعت "حدائقِ بخشش" سے خصوصا بار بار نعت شریف سنتے، "مصطفی جانِ

رحمت پہ لاکھوں سلام" کی گونج سے آپ کا قادری دولت کدہ "حدائقِ بخشش" معلوم ہوتا، مختصر یہ کہ ان کی خلوت وجلوت کا انجام نعتِ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہوتا۔

(ھوالقادر سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۴۸۸)

روزانہ محفل میلاد :

حضرتِ قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جُنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فنافی الرسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے منصب پر فائز تھے۔ ذکرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی آپ کا روز و شبانہ مشغلہ تھا۔ اکثر زیارت کیلئے آنے والے سے استفسار فرماتے، آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سماعت فرماتے اور خوب محظوظ ہوتے، بارہا جذباتِ تاثر سے آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو جاتا، روزانہ رات کو آستانہ عالیہ پر محفلِ میلاد کا انعقاد ہوتا۔ جس میں مَدَنی، ترکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی، اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں اَلحمد للہ عزوجل مجھے بھی کئی بار اُس مقدس محفِل میں نعت شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے میں نے ایک خاص بات قطب مدینہ کی محفل میں یہ دیکھی کہ حضور اختتام پر (بطور تواضع) دعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریک محفل کو دعا کا حکم فرمادیتے۔ دعا کے بعد روزانہ لازمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص۱۱)

؎ راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

معمولاتِ ضیاء

خصوصی مجالس :

[1]: بارہ ربیع الاول۔۔۔۔۔۔ میلاد شریف سید الانبیاء صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم

[2]: گیارہ ربیع الثانی۔۔۔۔۔۔ عرس شریف سیدنا غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[3]: چھ رجب المرجب۔۔۔۔ عرس سیدنا معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[4]: ستائیس رجب المرجب۔۔۔۔۔۔۔۔ معراج النبی شریف صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

[5]: سترہ رمضان المبارک۔۔۔۔۔۔ حاضری بارگاہ حضرت سید الشہدا سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[6]: اکیس رمضان المبارک۔۔۔۔۔۔ شہادت سیدنا و مولانا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[7]: یکم شوال المکرم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یوم العید

[8]: دس محرم الحرام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شہادت امام عالی مقام سیدنا و مولانا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

[8]: بیس صفر المظفر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عرس سیدنا علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ

[9]: پچیس صفر المظفر۔۔۔۔۔۔۔۔ عرس سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ

مندرجہ بالا ایام میں خصوصی طور پر بڑے وسیع انتظامات کے ساتھ مجالس منعقد ہوتیں، مختلف انواع واقسام کے کھانے تیار کرائے جاتے مگر ہر مجلس میں خصوصی طور پر ایک اضافی قسم کھانے میں ہوتی، بارہ ربیع الاول شریف کی مجلس میں فرنی کثرت سے خشک میوہ جات شامل کرکے زعفران اور ورق نقرہ سے مزین کی جاتی، گیارہویں شریف کی مجلس میں توشۂ، چھٹی شریف کی مجلس میں حلیم، معراج النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں رحیبیہ (خاص قسم کی فرنی جس میں کثرت سے خشک میوہ جات اور بغیر گٹھلی کے چھوارے ہوتے ہیں) سترہ رمضان المبارک افطاری سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قیمے والے زعفرانی بف اور خصوصی شربت، سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس شہادت میں کنوفہ (سویاں اور زیادہ مقدار میں پستہ ودیگر مغزیات شامل کرکے منجمد کردہ مٹھائی) عید کے دن پائے اور خشک میوہ جات کی میٹھی چٹنی، عاشورہ کی رات کھچڑا (دلیہ ایک حصہ گندم ایک حصہ دال چنا اور تین حصہ گوشت، بمعہ پودینہ اور لیمون)، عرس سیدنا علی ہجویری پر زردہ، عرس سیدنا اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ پر شامی کباب اور آئس کریم۔ (ھوالقادر سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص ۵۰۴)

طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں :

حضرت قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک کریم النفس اور شریف الفطرت بُزرگ تھے ان کی قربت میں انس و محبت کے دریا بہتے تھے اور سلف صالحین کی یاد تازہ ہو جاتی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخی اور بہت عطا فرمانے والے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے، طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں (یعنی لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بغیر مانگے دے تو منع مت کرو اور جب لے لو تو جمع مت کرو) جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوئی عطر پیش کرتا تو خوش ہو کر اسے اس طرح دعا دیتے عطر اللہ ایا کم یعنی اللہ عزوجل تمہارے ایام معطر (خوشبودار) کرے۔آپ کو شہنشاہ امم، سرکار دوعالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے حد الفت تھی ایک بار فرمانے لگے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص ۱۲)

بعد مُردَن روح و تن کی اس طرح تقسیم ہو روح طیبہ میں رہے لاشہ مِرا بغداد میں

غوثِ اعظم نے مدد فرمائی :

سیّدی قطب مدینہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور میرا آدھا جسم مَفلوج ہوگیا، عَلالَت (یعنی بیماری) اِس قَدَر بڑھی کہ سب لوگ یِہی سمجھے کہ اب یہ جاں بَر نہ ہو (یعنی زندہ نہ بچ) سکیں گے۔ ایک رات میں نے رو رو کر بارگاہِ سرورِ کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں فریاد کی، یارسولَ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم مجھے میرے پیرو مُرشِد، میرے امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادِم بنا کر حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے آستانے پر بھیجا ہے، اگر یہ بیماری کسی خطا کی سزا ہے تو مرشدی کا واسطہ مجھے معاف فرمادیجئے۔ اسی طرح حضور غوثِ پاک اور خواجہ غریب نواز رحمۃاللہ تعالیٰ علیہما کی سرکاروں میں بھی استغاثہ پیش کیا (یعنی فریاد کی)۔ جب مجھے نیند آگئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیرو مرشد سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ دو نورانی چہرے والے بزرگوں کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ضیاء الدین! (رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ) دیکھو! یہ حضور سیِّدُنا غوثِ الاعظم علیہ رحمۃاللہ الاکرم ہیں اور دوسرے بزرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور یہ حضور خواجہ غریب نواز رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃاللہ الاکرم نے میرے جسم کے مفلوج (یعنی فالج زدہ) حصّے پر اپنا دستِ شفا پھیرا اور فرمایا: اٹھو! میں خواب ہی میں کھڑا ہوگیا۔ اب یہ تینوں بزرگ نماز پڑھنے لگے۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ الحمد للہ عزوجل میں تندرست ہوگیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص ۱۲)

مرشدی مجھ کو بنادے تو مریضِ مصطفٰے
مرشدی مجھ کو بنادے تو مریضِ مصطفٰے

امدادِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم :

سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے محفل میلاد (ان دنوں اور تادمِ تحریر عرب شریف میں گورنمنٹ کی طرف سے "محفلِ میلاد" پر پابندی ہے۔) کرنے کے مقدس جرم میں مدینۂ منورہ زادھااللہ شرفاو تعظیما سے نکالنے کی متعدد بار کوشش کی گئی لیکن بارگاہِ رسالتِ مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں حاضر ہوکر فریاد کرتا تو کوئی نہ کوئی سبب مدینۂ منورہ زادھااللہ شرفاو تعظیما میں حاضر رہنے کا بن جاتا۔ ایک بار تو پولیس نے

میرا سامان گھر سے اُٹھا کر باہر پھینک دیا! میں پریشان ہو کر گلی میں کھڑا تھا۔ سپاہیوں کی نظریں جوں ہی غافل ہوئیں میں تڑپتا ہوا روضۂ انور پر حاضر ہو گیا اور رو رو کر فریاد کی۔ جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا، میں واپس اپنی گلی میں پہنچا تو پولیس نے خود ہی سامان اندر رکھ دیا تھا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ کی شہر بدری کا آرڈر منسوخ کر دیا گیا ہے۔

واللہ! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے

(حدائق بخشش شریف) (سیدی قطبِ مدینہ، ص ۱۴)

یارسول اللہ! کہاں پھنس گیا:

شیخِ طریقت، بانیٔ دعوت اسلامی امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: کہ واقعی سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے مہمانوں پر بے حد کرم فرماتے ہیں۔ ۱۴۰۰ھ بمطابق 1980ء میں سگ مدینہ عُفی عنہ جب پہلی بار مدینۂ طیبہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما حاضر ہوا تھا اور شاید مدینے کی حاضری کی وہ پہلی یا دوسری شب تھی رات کافی گزر چکی تھی مسجد النبوی الشریف علیٰ صاحبہا الصلاوۃ والسلام کے باہر بابِ جبرئیل علیہ السّلام کی جانب اس انداز پر گنبد خضرا کے جلوے لوٹ رہا تھا کہ کبھی والہانہ انداز میں گنبد خضرا کی طرف بڑھتا چلا جاتا تو کبھی اسی سمت رخ کئے الٹے قدم پیچھے ہٹنے لگتا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ڈیوٹی پر متعین ایک پولیس والے نے مجھے للکارا اور پکڑ لیا اس کا ساتھی دیوار سے ٹیک لگا کر اُونگھ رہا تھا۔ اس کو اس نے ٹھوکر مار کر کہا: قم (یعنی اٹھ) وہ ایک دم" مشین گن"تان کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا! ایک پولیس والا میری زلفیں کھینچنے لگا، ایک یا دو سال قبل کعبۃ اللہ المشرفہ پر جن دہشت گردوں نے قبضہ کرکے وہاں کی بے حرمتی کی تھی، جس سے دنیا کا ہر مسلمان تڑپ اُٹھا تھا غالبا وہ سب لوگ لمبی لمبی زلفوں والے تھے تو ہو سکتا ہے پولیس نے مجھے بھی ان کا آدمی سمجھا ہو، انہوں نے مجھ سے پاسپورٹ طلب کیا۔ اتفاق سے اس وقت وہ میرے پاس موجود نہیں تھا بلکہ قیام گاہ پر تھا، اب تو میں بالکل ہی پھنس گیا تھا، یہ دونوں مل کر مجھے ایک کوٹھڑی پر لائے اس کا تالا کھولا اور اندر دھکیلنے لگے، رات کافی گزر چکی تھی، مجھے پیشاب کی حاجت ہو رہی تھی اور مجھے ایک دم فکر لاحق ہو گئی کہ اس کوٹھڑی کے اندر طہارت و وضو کرکے نماز فجر کیسے ادا کر پاؤں گا! میں گھبرا گیا اور بے ساختہ میری زبان سے اپنی مادری زبان میمنی میں فریاد کے کلمات جاری ہو گئے جس کا اردو ترجمہ ہے، "یارسول اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہاں پھنس گیا!" اب تو اور بھی ڈرا کہ میں نے "یارسول اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم" کی صدا لگا دی ہے لہٰذا شاید مجھ پر شدید ظلم ہوگا کیوں کہ بدقسمتی سے وہاں کا "مسلط طبقہ" یارسولَ اللہ

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کہنے والوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا مگر کیا خوب کرم ہوا کہ جوں ہی میرے منہ سے یارسولَ اللہ! صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی صدا نکلی، میری بے کسی اور گھبراہٹ دیکھ کر پولیس والوں کی ہنسی نکل گئی اور اُنہوں نے کوٹھڑی کے دروازے پر تالا لگادیا اور مجھے چھوڑ دیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص ۱۴)

جب تڑپ کر یارسولَ اللہ! کہا
فوراً آقا کی حمایت مل گئی

(وسائل بخشش ص ۱۱۵)

غائبانہ ہستیوں کی آمد :

حضور سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر وصال سے دوماہ قبل کچھ عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ کچھ ارشاد فرماتے تو سمجھ میں نہ آتا، بعض اوقات بار بار فرماتے: آیئے قبلہ من! تشریف لایئے! ایک بار حاضرین نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہاتھ جوڑ کر کسی سے التجا کر رہے ہیں: مجھے معاف فرما دیجئے، کمزوری کے باعث میں تعظیم کے لئے اٹھ نہیں پارہا۔ کچھ دیر کے بعد حاضرین کے استفسار (یعنی پوچھنے) پر ارشاد فرمایا: ابھی ابھی حضرت سیدنا خضر علیٰ نبیناوعلیہ الصلاۃ والسلام، حضور سرکارِ بغداد سیِّدُنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور میرے پیرو مرشِد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تھے۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص ۱۶)

وصال پُرملال :

۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ بمطابق 2-10-81 بروز جمعۃ المبارک مسجد نبوی الشریف علیٰ صاحبہا الصلاۃ وَالسّلام کے مُؤَذِّن نے ''اللہ اکبر، اللہ اکبر'' کہا اور سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (۱۵۶) بعدِ غسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے حجرہ مقصورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی۔ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی قبر انور کا غسالہ شریف اور مختلف تبرُّکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عَصر دُرود وسلام اور قصیدہ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازہ مبارکہ اُٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے　　　محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بالآخر بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی آرزو کے مطابق جنت البقیع کے اس حصے میں جہاں اہلبیتِ اطہار علیہم الرضوان آرام فرما ہیں وَہیں سیِّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پر انوار سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپرد خاک کیا گیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص۱۶)

اقوالِ قطبِ مدینہ رحمہ اللہ تعالیٰ :

ویسے تو آپ نے بے شمار ملفوظات سے اپنے مریدین کو نوازا ان میں سے چند اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

[1]: شریعت کے پابند رہو جس قدر شریعت کی اتباع کرو گے اتنا ہی طریقت میں مقام حاصل ہو گا۔

[2]: دین کا کام دین کی خاطر کرو، نام و نمود کی خاطر نہیں۔

[3]: کھانا کھلاتے رہو چاہے دال، روٹی ہی میسر ہو، کھلانے میں بڑی برکت ہے۔

[4]: مسلمانوں کے عیب چھپاؤ خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی۔

[5]: دنیا بری بلا ہے اس میں جو پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے۔

[6]: خواہش پرستی مُہلِک رفیق ہے اور بُری عادت زبردست دشمن ہے۔

[7]: نماز پڑھتے رہنے سے عادت بن جاتی ہے اور روزہ ایک وقت کے کھانے کی بچت کرتا ہے اور دین معاملات کی درستگی کا نام ہے۔

[8]: اول سلام، بعد طعام، آخر کلام۔

[9]: جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فتور آجاتا ہے۔

[10]: دولت کی مستی سے خدا عزوجل کی پناہ مانگو، اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے۔

[11]: کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے۔

[12]: مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔

[13]: یا غوث یا غوث کہے جاؤ دونوں جہاں میں خیر ہو۔

[14]: افتراق انتشار سے ہمیشہ دور رہو۔

[15]: علم پڑھنے سے بھی آتا ہے، اور علم صحبت سے بھی آتا ہے، اور علم الہام سے بھی آتا ہے۔

[16]: پیر تمہارا وہی ہے جس کے ہاتھ پر تم نے سب سے پہلے بیعت کی، باقی رہا فیض وہ جہاں سے ملے لے لو۔

[17]: جو نجدی کے ہتھے چڑھ گیا تو وہ سمندر کی تہ میں پہنچ گیا، اگر بچ گیا تو یہ اس کو نئی زندگی ملی ہے۔

[18]: بلا میں صبر و شکر کامیابی کی کنجی ہے۔

[19]: باقی رہنے والی دولت لوگوں نے ادب اور جستجو سے پائی ہے۔

[20]: روزگار کی تلاش میں دیونہ نہ بننا چاہئے جو نصیب میں ہوتا ہے ملتا ہے۔

[21]: جو حسنِ ظن رکھتا ہے وہ سکون کی زندگی بسر کرتا ہے۔

[22]: عقل مند چار چیزوں کو نہیں چھوڑتا صبر، شکر، اطمینان، و تنہائی۔

[23]: دشمن کو کمزور اور بیماری کو معمول خیال نہ کرو.

[24]: انسان کے لئے چار باتیں مہلک ہیں:

(۱): بغیر بھوک کے کھانا، (۲): ہمیشہ مسہل ادویہ کا استعمال کرتے رہنا، (۳): زیادہ جماع کرنا، (۴): مخلوق کے عیوب کی تلاش میں رہنا۔ (ھو القادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص ۵۶۳)

حلیۂ مبارک :

اے آفتاب آئینہ دار جمال تو
مشک سیاہ مجمرہ گردان خالِ تو

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا درمیانہ قد مائل بہ درازی، گندمی رنگ، بارعب پرکشش مائل بہ کتابی چہرہ، پیشانی کشادہ و نورانی، پیشانی کے درمیان بینی کے اوپر ایک باریک رگ ہمیشہ پھڑکتی رہتی تھی، آنکھیں سیاہ، فراخ و روشن تھیں، لمبے اور باریک ابرو آپس میں قدرے ملے ہوئے، پلکیں درازی مائل و گھنی، رخسار سرخی مائل، ریش مبارکہ گھنی اور ایک مشت، لمبی گردن سینہ وسیع، ہاتھوں کی انگلیاں قدرے لمبی اور ہتھیلیاں پرگوشت و بے حد ملائم تھیں۔

(ھو القادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج۱، ص۵۶۷)

مستجاب الدعوات :

جناب مسعود احمد قادری ضیائی زید مجدہ فرماتے ہیں: کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کو جلد ہی شرفِ قبولیت حاصل ہوتا تھا، آپ ہمیشہ سترہ رمضان المبارک کو سید الشہداء سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں افطاری کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ اسی حاضری کے موقع پر فرمایا کل میں نے مسعود کی گاڑی پر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضری کے لئے جانا ہے، دوسرے دن بندہ خدا بعد نمازِ عصر حاضر ہوا، میری گاڑی کی حالت اچھی نہ تھی، اس کے باوجود آپ میری ہی گاڑی پر سوار ہو کر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے، واپسی پر فرمایا: "بیٹا ہم نے دعا کر دی ہے گاڑی بدل لو"۔

صبح ہوتے ہی میرے محلّہ کے ایک عباسی نامی سعودی نے گاڑی کی منہ مانگی قیمت زبر دستی میری جیب میں ڈال دی، میں نے ان سے کہا آپ کچھ صبر کریں سوچ سمجھ لیں، مگر اس نے جواب دیا کہ میں نے یہی گاڑی خریدنی ہے آپ کوئی اور تلاش کر لو، چند دن بعد میں نے دوسری گاڑی مناسب قیمت پر جو کہ اچھی حالت میں تھی خرید لی۔ (ھو القادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ا، ص ۵۹۰)

حاجی آدم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ :

آپ ایک مدت سے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھے، ایک دن قطبِ مدینہ قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چپ چاپ افسردہ بیٹھے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "حاجی آدم کیا بات ہے؟، آج آپ خوش نہیں ہو"، حاجی آدم نے رونا شروع کر دیا، فرمایا: "حاجی آدم روتے کیوں ہو؟، تمہیں کیا چاہئے؟، مانگو کیا مانگتے ہو؟۔ حاجی آدم نے عرض کی حضرت بقیع شریف عنایت فرمادیں، فرمایا دے دی۔

پھر حاجی آدم پر کئی نشیب و فراز آئے، ظلماً مدینہ طیبہ سے دو مرتبہ نکالے گئے۔

لیکن الحمد للہ عزوجل انجام بخیر ہوا بقیع شریف میں مدفون ہوئے۔ اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔آمین۔ (ھو القادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ا، ص ۵۹۸)

لنگر میں برکت :

حضرت قطبِ مدینہ اعلیٰ اللہ مقامہ کے ہاں دوپہر کا لنگر شاہانہ ہوتا اور رات کو ایک درمیانی سائز دیگچی سالن کی ہوتی لنگر کی برکت کا یہ عالم تھا کہ جتنے بھی آدمی ہوتے، کھانا خوب پیٹ بھر کر کھاتے لنگر پھر بھی بچ جاتا،

بعض احباب ناشتہ کے لیے بھی لے جاتے، بعض زائرین دستر خوان سے روٹی کے بچے ہوئے ٹکڑے جمع کر کے خشک کر لیتے اور اپنے اپنے ملکوں میں یہ تبرک ساتھ لے جاتے حضرت پیر سید حیدر حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علی پوری کا تو یہ معمول تھا فرماتے جب کوئی اور روٹی کے ٹکڑے لینے والا نہ ہو تو پھر میرے لیے سنبھال لیا کرو۔

(ھو القادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ا، ص ۵۹۹)

قرض سے نجات :

حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی مد ظلہ العالی فرماتے ہیں: کہ میرے ایک ملنے والے ایک بڑی رقم کے مقروض تھے، مجھے کہا کہ آپ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا وتعظیما جا رہے ہو خدارا میرے لیے دعا کرنا اور حضرت صاحب قبلہ مد ظلہ العالی سے خصوصی دعا کروانا، ایک رات احقر نے حضرت سیدی ومرشدی سے ان صاحب کے لئے دعا کی درخواست کی، آپ نے دعا فرما دی اور کہا کہ ان سے پوچھو کتنی رقم ہے؟ ہم قرض اتار دیتے ہیں۔ صبح کو ان صاحب کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا اور رات والا فرمان تحریر کر دیا، جب میں لاہور واپس آیا، ان صاحب سے ملاقات ہوئی تو وہ بہت ممنون ہوئے کہا جس رات آپ نے حضرت قبلہ سے دعا کروائی اسی صبح میرے پاس ایک ملنے والے آئے انہوں نے کہا میں کمیٹی جمع کر رہا ہوں آپ بھی شامل ہو جائیں۔ میں نے ان سے اپنے حالات بیان کیے اور بتایا کہ میں تو اتنی بڑی رقم کا مقروض ہوں، اس نے کہا آپ شامل ہو جاؤ اور پہلی کمیٹی لے لو آپ کا قرض اتر جائے گا میں نے پہلی کمیٹی حاصل کر کے قرض اتار دیا ہے، میں آپ کا اور حضرت قبلہ کا بہت ممنون ہوں در اصل یہ قرض حضرت صاحب نے ہی اتارا ہے۔

(ھو القادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ا، ص ۶۰۲)

غوثِ اعظم کی فضیلت :

حضرت علامہ مولانا عبد المصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی مد ظلہ العالی فرماتے ہیں: کہ میرے ایک تعلق دار پہلے خارجی تھے، پھر وہ راہِ راست پر آگئے، مگر ان ٹیڑھ باقی تھا، ایک مرتبہ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا کہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم اولیاء متقدمین پر نہیں مانتا اور کہا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے کندھوں پر بھی قدم ہے؟، ان ہی ایام میں فقیر عازمِ مدینہ طیبہ ہوا تو ان صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ ان کو حضرت سیدی قطبِ مدینہ علیہ الرحمہ سے بیعت کروا دیا جائے، جب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو ایک رات حضرت سیدی ومرشدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا تعارف کراتے ہوئے سلسلہ میں داخل

کرنے کی درخواست کی، تو آپ نے فرمایا: "وہ جو کہتا ہے کہ وہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک اولیاء متقدمین پر نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ کیا سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں پر بھی قدم ہے؟، میں اس کے اس الزامی سوال پر یہ پوچھتا ہوں کہ جب باپ بیٹے کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر کے سوار کرتا ہے تو اس کے قدم کہاں ہوتے ہیں؟، مگر اس کا فہم ناقص ہے، کہ وہ ولی اور صحابی کے مقام کے فرق میں تمیز نہیں کر سکا"۔ واپسی پر ان صاحب سے پورا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو ہر طرح سے اطمینان دلاتا ہوں کہ حضرت سیدی علیہ الرحمہ سے آپ کے خیالات کا تذکرہ میں نے نہیں کیا تھا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو امڈ پڑے، جب میں پھر مدینہ طیبہ کی حاضری کے لیے جا رہا تھا، تو صاحب مذکور نے ایک تحریری توبہ نامہ فقیر کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ حضرت سیدی قطبِ مدینہ علیہ الرحمہ کو سنا دینا آپ کا بہت کرم ہو گا، حضرت سیدی علیہ الرحمہ کو سنا دیا آپ علیہ الرحمہ بہت خوش ہوئے ان کے لیے دعا کی اور داخلِ سلسلہ فرمالیا۔ (ھو القادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ١، ص ٥٩٩)

امیرِ دعوتِ اسلامی کے لئے بشارت :

شیخ طریقت، امیرِ اہلِسنّت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: کہ میں بچپن ہی سے امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدِّد دین وملت، حامیِ سنّت، ماحی بِدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعث خیر وبَرَکت، امام عشق ومحبّت حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رَحمۃ الرحمٰن سے متعارف ہو چکا تھا، پھر جوں جوں شعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوف لومۃ لائم (یعنی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے ڈرے بغیر) کہتا ہوں کہ ربّ العلی عزوجل کی پہچان میٹھے میٹھے مصطفٰی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہوئی تو مجھے میٹھے میٹھے مصطفٰی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی پہچان امام احمد رضا رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے سبب نصیب ہوئی۔ مجھے آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلے میں داخِل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکزِ توجہ بنی، گو مشائخ اہلسنّت کی کمی تھی نہ ہے، مگر " پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔" اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ہستی میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ اُس پر براہِ راست گنبد خضرا کا سایہ پڑ رہا تھا۔ اس مقدس ہستی سے میری مراد حضرت شیخ الفضیلت، آفتابِ رضویت، ضیاء الملّت، مقتدائے اہلسنّت، مرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخ العربِ والعجم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطب مدینہ، حضرتِ علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مَدَنی قادری رضوی

علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ذاتِ گرامی ہے۔ میں نے عزمِ مصمم (مُ۔صَم۔مَم) کر لیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے ان کا مرید بننا ہے، چنانچہ میں نے غالباً ۱۳۹۶ھ (یعنی 1976ء) میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما کا پتا حاصل کیا۔ پتا حاصل کرنے کے بعد اپنے ایک کرم فرما مرحوم محمد آدم برکاتی صاحب کو بتایا کہ میں نے حضرتِ سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بذریعۂ ڈاک بیعت (بَے۔عَت) کرنے کا تَہیّہ کیا ہے۔ مرحوم آدم بھائی نے کہا: تم کراچی میں رہتے ہو اور وہ مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما میں۔ تم نے ابھی تک انہیں دیکھا تک نہیں ہے آخر تصورِ شیخ کس طرح کروگے؟ میں نے کہا: اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہو تو خواب کے ذریعے بھی یہ مسئلہ حل کر سکتا ہے ظاہری دوری فیوض وبَرکات میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اسی رات (یعنی ربیع النور شریف کی دسویں شب) جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی اور الحمد للہ عزوجل سچ مچ میرے ہونے والے پیر ومرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذہن میں اچھی طرح محفوظ ہو گیا اور الحمد للہ عزوجل آج بھی محفوظ ہے۔ میں نے خوشی خوشی حضرتِ سیدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفۂ مجاز پیرِ طریقت حضرت الحاج علامہ مولانا حافظ قاری محمد مُصلحُ الدین صدّیقی القادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرتِ سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلیہ دریافت کیا، میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا۔ انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارہا مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما میں حضرتِ سیّدی قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضری دے چکے تھے۔

پھر قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی سے بسلسلۂ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینۂ طِیبہ زادھا اللہ شرفاو تَعظیما روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اسی طرح عریضے بھیجے مگر جواب ندارد۔ میں بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مرید بھی نہیں بناتے، توجہ بھی نہیں ہٹاتے آخر معاملہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم تھا کہ انتظار کی گھڑیاں ختم ہو چکی ہیں۔ رات کو زیارت کی پھر دن آیا اور مغرب کی نماز کے بعد پتا چلا کہ مدینۂ پاک زادھا اللہ شرفاو تعظیما کی مشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہِ عطر بیز و عنبر خیز سے قبولیت کا مژدۂ جانفزا آ پہنچا ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔ پھر جب ۱۴۰۰ھ میں مقدر نے یاوری کی، سرکار مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے

کرم فرمایا تو جدہ شریف کے ایئر پورٹ پر اتر کر محسن و کرم فرما اور اپنے پیر بھائی ساکنِ مدینہ الحاج صوفی محمد اقبال قادری رضوی ضیائی سلّمہ الباری کی کار میں بیٹھ کر سیدھا مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما حاضر ہوا۔ بارگاہِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا، جب بے تاب نگاہیں مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرۂ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تو وہی نورانی چہرہ ہے جسے باب المدینہ کراچی میں خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ الحمد للہ عزوجل ۔

(ھوالقادر، سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ج ۱، ص ۵۹۹)

تصور جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہیں

(وسائلِ بخشش ص ۳۰۶)

الحمد للہ عزوجل کم و بیش دو ماہ مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما میں حاضری کی سعادت حاصل رہی اِس دوران تقریباً روزانہ آستانۂ عالیہ پر ہونے والی محفلِ نعت میں حاضری دیتا رہا۔ بارہا شام کو بھی آستانۂ مرشدی پر حاضری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینۂ طیبہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما سے رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا، بارگاہِ رسالت میں سلامِ رخصت عرض کرنے کے لئے چلا تو عجیب حالت تھی، محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی گلی کے در و دیوار اور برگ و بار چومتا ہوا بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اِسی دوران محبوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی گلی کے ایک خار (یعنی کانٹے) نے آنکھ کے پپوٹے پر پیار سے چٹکی بھر لی جس سے ہلکا سا خون ابھر آیا۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اِس زخم کو سینے کی

بہر حال مواجھہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرکے روتا ہوا مسجد النبوی الشّریف علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے باہر نکلا اور گرتا پڑتا مرشد کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا اور مضطربانہ سر مرشد کے زانو پر رکھ دیا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مرشدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی محبت کے ساتھ سر پر دست شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا: ''بیٹا تم مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما سے جا نہیں، آ رہے ہو۔'' اُس وَقت مجھے اپنے ولی کامل پیر و مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس جملے کے معنی سمجھ میں نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جا رہا تھا اور مرشد فرما رہے تھے: '' تم جا نہیں، آ رہے ہو۔'' لیکن اب اچھی طرح اس جملے کے سربستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ

مرشد کی کرامت تھی اور میرا حسنِ ظن ہے کہ مرشد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور الحمد للہ عزوجل سرکارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے طفیل مرشد کے صدقے مدینۂ پاک زادھا اللہ شرفاو تعظیما کی اتنی بار حاضری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفرِ مدینہ کیا ہے! یہ سب کرم کی بات ہے۔ اللہ عزوجل کرے مُرشِد کے صدقے اسی طرح مدینۂ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما میں آنا جانا رہے اور آخر کار جنت البقیع میں مرشد کے قدموں میں مدفن نصیب ہو جائے۔

رہے ہر سال میرا آنا جانا یارسولَ اللہ
بقیع پاک ہو آخر ٹھکانا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش ص١٠٠)

آقا کا پسندیدہ

فرمانِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:
بلا شبہ تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔
(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفہ النبی، الحدیث: ٣٥٥٩، ج٢، ص٤٨٩)

تشریف آوری کا مقصد

فرمانِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:
مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، ج١٠، ص٣٢٣، الحدیث: ٢٠٧٨٢)

حسنِ اخلاق کسے کہتے ہیں؟

فرمانِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:
کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے عمدہ اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں! وہ یہ کہ جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے جوڑو، جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اس سے در گزر کرو۔
(شعب الایمان للبیہقی، ج٦، ص٢٦١، الحدیث: ٨٠٨٠)

Dawat-e-Islami

The Global Islamic Organization of Quran & Sunnah

Dawat-e-Islami is founded by Sheikh-e-Tariqat, Ameer-e-AhleSunnat Hazrat Allama Moulana Muhammad Ilyas Attar Qadri دامت برکاتہم العالیہ in 1981 In Babul Madina Karachi, Pakistan.

Dawat-e-Islami is serving Ummah with its Islamic Centers in more than 200 countries of the world.

More 80 than different departments are being formed in order to process the Islamic and welfare work in more effective manner. For example: Jamia tul Madina, Madrasa tul Madina, Majlis Khuddam ul Masajid, Madani Qafila, Madani Tarbiyat Gah, Madani Channel etc.

Connect to dawat-e-Islami

Dawat-e-Islami on Facebook
http://www.facebook.com/dawateislami.net

Dawat-e-Islami on Yahoo Group
http://groups.yahoo.com/subscribe/DawateIslami-WorldWide

Dawat-e-Islami on Google Group
http://groups.google.com/group/dawateislamiworldwide

Dawat-e-Islami on Twitter
http://twitter.com/MadaniChannel

Dawat-e-Islami on Youtube
http://www.youtube.com/madanichannel

Dawat-e-Islami on Flickr
http://www.flickr.com/photos/dawateislami

Dawat-e-Islami on Linkedin
https://www.linkedin.com/in/dawateislami

Website: www.dawateislami.net

MADANI CHANNEL

پیشکش:
مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami